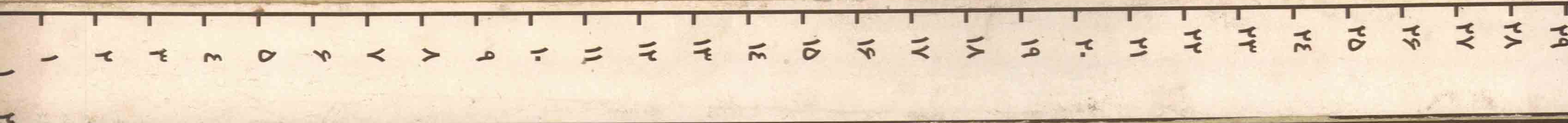
گلزار دبستاں



# گلزار دبستان

کا ہل

حسب الحکم

جناب فیضمآب صاحب ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن ممالک مغربی وشمالی واودھ

واسطے استعمال مدارس اودھ کے حسب منشاء دفعہ ۱۸- ایکٹ ۲۵- سنہ ۱۸۶۷ء

۳۸۷۶۹۰

رجسٹری ہوکر



بار شصت و نہم

باہتمام کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ

مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین چھپی

ماہ مارچ

سنہ ۱۹۳۶ء




ان فقرون مین اضافت کی ترکیبون کو دیکھو اور خیال کرو

آب زر۔ کفِ دست۔ دلِ من۔ سرِ وے۔ رگِ پا۔ سُمِ خر۔ دمِ آب

صفت موصوف کی ترکیبون کو دیکھو اور خیال کرو

شیر نر۔ اسپِ چابک۔ خطِ خوب۔ نانِ گرم۔ آبِ خنک۔ رنگِ شوخ رختِ کہنہ۔ کلاہِ نو۔

اور دیکھو صفتین مرکب ہین

گلِ خوش رنگ۔ آوازِ دلکش۔ کتابِ خوشخط۔ پیرِ خم کمر۔ زنِ خوب رو۔ طفل نوخیز۔

دیکھو خبری ترکیبین ہین۔ ان کے واحد اور جمع پر خیال کرو

احمد ذہین ست۔ ہمہ خوب اند۔ محمود غبی ست۔ کارد کند ست۔ دلہا خوش اند چاقو تیز ست۔



ضمیرون کی ترکیب کی خبری حالت پر اور اُس کے واحد اور جمع پر خیال کرو

او ہست۔ آنہا ہستند۔ تو ہستی۔ شما ہستید۔ من ہستم۔ ما ہستیم

ضمیرون کی اضافت کی حالت دیکھو

خرِ او بود۔ خرِ آنہا بود۔ کتابِ تو کجا ست۔ خطِ شما خوب ست۔ خطِ من بد نیست سگِ ماست۔

ان کی فاعلی حالت پر غور کرو

او می گوید۔ آنہا می روند۔ تو چرا رفتی۔ شما دیدید۔ من دادم۔ ما گرفتیم

مفعول کی حالت دیکھو

او را۔ آنہا را۔ ترا۔ شما را۔ مرا دید۔ ما را داد۔

یہ فعل لازم ہین فاعل اور فعلون کے واحد اور جمع پر خیال کرو

احمد آمد۔ ہمہ بودند۔ احمد تو میروی۔ شما کے می روید۔ من می آیم۔ ما نمی آئیم۔

یہ فعل متعدی ہین فاعل کے ساتھ ان کے مفعول پر بھی خیال کرو

احمد خط نوشت۔ ہمہ سلامش کردند۔ تو درس گرفتی۔ شما کتابم دیدید سگے دیدم بطے دیدیم۔

مختلف فعلون کی گردانین مشق کے لیے اُن کے زمانون پر خیال کرو

(١) او مشق می کند
انہا زور می کنند
تو چہ میکنی ؟
(٢) او بخانہ نمی رود
آنہا می روند
آنہا شیر می خورند

تو بمدرسہ میروی ؟
شما کار می کنید ؟
من کار می کنم
ما مشق می کنیم
(٣) او نان نمی خورد
ما نشستہ بودیم

| | |
|---|---|
| تو خط نمی نویسی | (۵) او طلبیدہ است |
| شما آب نمی خورید | آنہا شنیدہ اند؟ |
| من درس میگیرم | تو چیزے شنیدی؟ |
| ما قلم نمی دہیم | شما چہ شنیدید؟ |
| شما بازار نمی روید؟ | من طلبیدم |
| من بالا می روم | ما نہ طلبیدیم |
| ما پائین نمی رویم | (۶) او راہ رفتن نمی تواند |
| (۴) او گفتہ بود | آنہا کے رفتن می توانند |
| آنہا گفتہ بودند | تو حالا نوشتن می توانی؟ |
| تو دیدہ بودی؟ | شما خواندن می توانید؟ |
| شما خواندہ بودید؟ | من ہنوز گفتن نمی توانم |
| من نہ گرفتہ بودم | ما نشستن نمی توانیم |
| ما نشستہ بودیم | |

مشق کے لیے امر کے مختلف جملے

(۱) آب بیار۔ زود بیار۔ خم شو۔ پیش بیار۔ پس تر نشین۔ کتاب وا کن۔ ورق بگردان۔ این را بخوان۔ ہجا کن۔ باز بخوان۔ از سر بخوان۔ بلند بخوان حفظ کن۔ گوش کن۔ از یادت نرود۔ بس کن۔ بس کن۔

(۲) محکم بگیر۔ زود بنویس۔ زود باش؎۔ زود برو۔ زود بیار۔ بگذار کہ برود۔ مگذار کہ نبرد۔ دست چپ برگرد۔ پس پس بیا۔ پیش پیش برو۔ دست راست ببین و بنویس۔ پاے چپ بردار۔ آہستہ برو۔

؎ یہ ایسے موقع پر بولتے ہیں کہ جہاں اردو میں کہتے ہیں جلدی کرو جلدی کرو ۱۲



(۳) پیش شو۔ پیش صبر کن۔ آرام بگیر۔ درون بیا۔ از خانہ برآ۔ قدری آب بگیر۔ باز گو۔ گوش دار۔ ساعتی پس برو۔ این را بنویس۔ درست بنشین۔ سر مشق؎ پیش گیر۔ زود بنویس۔

چھوٹے چھوٹے جملے مشق کے لیے

(۱) اجازت ست؟ بیرون روم؟ آب بخورم؟ میروم و می آیم۔ او سیب می خورد ...خط می نویسید۔ احمد کجا میروی؟ باش باش کہ می رسم۔ ساعتے آرام بگیر۔ احمد میرود ...ہم برو۔

(۲) قلمت چہ شد؟ در قلمدان باشد۔ او حفظ می خواند۔ تو دیدہ می خوانی۔ این ...ہمان ست۔ آن مال شماست۔ این مال ماست۔ ہمہ آنجا ہستند۔ شب ...اینجا بودند۔ ہمان وقت رفتند کی نماند۔

(۳) ہیچکس نرفتہ۔ او کیست؟ چہ کارہ است؟ ہمین ست؟ خیر؎ دیگر ست نہ این ست ...آن ست۔ فردا می روم چہ حکم ست؟ این را می گیرم عیب کہ ندارد؟ بگیر ...عیبی نیست۔ ہمہ اش تر است۔

(۴) خیلی بلند ست۔ احمد کجا ماندہ؟ پس پس می آید۔ بکسی حرف می زند۔ گاہ گاہ میروم ...چنین ست یا چنان؟ بابد ہید۔ دیگر ندارم۔ بخدا کہ ندارم۔ خیر من ہم نمی خواہم۔ بکار ...دارم۔ این چہ می خواند؟

(۵) اینجا کہ می ماند؟ او احمق ست۔ عجب احمقی ست! سخت بیعقل ست۔ عجب بے کمالیست! بالا بود۔ بزمین افتاد۔ سرش بسنگ خورد۔ استخوانش ریز ریز شد ...این سیاہ است یا کبود؟ این گلنار ست یا نارنجی؟

؎ خوشخط قطعہ جسے دیکھ دیکھ کر مشق کریں اور سر مشق کو بے اضافت پڑھنا چاہیے۔

؎ اہل زبان نہیں کے معنوں میں بولتے ہیں یعنی نہیں اور ہے ۱۲

؎ اہل زبان ایسے موقع پر بولتے ہیں جیسے ہم کہتے ہیں کہ مجھے نہیں چاہیے ۱۲

ضمیرین اور اُنکی مختلف ترکیبین مشق کے لیے

(۱) پیش[1] او ہست؟ او دارد؟ او سگے دارد؟ پیش شان ہست۔ آنہا دارند آنہا گربہ دارند۔ پشیت ہست؟ اسپ داری؟ پشیت اسپ ہست پیش شما ہست؟ پیش شما خروسی ہست؟ شما سگ دارید؟ پیش من ست کارد او پیش من ست۔ بندہ کارد[2] دارم۔ پیش ما ہست۔ پیش ما شتر ست ما داریم۔ ما شتر داریم۔

(۲) خروس من پیش کیست؟ پیش من نیست پیش بندہ نیست۔ یابوے من پیش شما است؟ پیش ما نیست۔ ما نداریم۔ خرِ من پیش اوست۔ خرِ من پیش او نیست او ندارد قمچی شما پیش من ست۔ پیش او نیست او ندارد۔ کلاہِ شما پیش آنہاست۔ خیر پیش آنہا نیست۔ آنہا ندارند۔

(۳) کلاہ ہست پیش شان ہست۔ خیر پیش شان نیست پیش آنہا نیست۔ کتابت پیش ماست۔ خیر پیش شما نباشد۔ پیش آنہا باشد۔ قلم ما پیش شان ست۔ پیش آنہا نیست پیش خودت باشد۔ چاقوے شان پیش تو نیست؟ پیش ما کے دیدید۔ پنسل آنہا پیش ماست۔ پیش شما کجا باشد پیش شان خود باشد۔

(۴) پیش من[3] بود۔ من داشتم۔ بندہ داشتم۔ پشیت بود۔ تو داشتی پیشش بود۔ او داشت۔ پیش ما بود۔ ما داشتیم۔ پیش شما بود۔ شما داشتید۔ پیش شان بود آنہا داشتند۔

---

[1] ایسے مقام پر اہل زبان یہ بھی کہتے ہین کہ او دارد۔ یعنی اُسکے پاس ہے ۱۲

[2] اہل زبان اپنے محاورہ مین اسی طرح کہتے ہین۔ یعنی میرے پاس چاقو ہے ۱۲

[3] نمبر ۴ مین جو ایک ایک سطر مین کئی فقرہ ہین معنون مین جو فصاحت سے مسلسل ہوجائین وہ بول دیتے ہین ۱۲



(۵) من نداشتم۔ بندہ نداشتم۔ تو نداشتی۔ ما نداشتیم۔ شما نداشتید آنہا نداشتند۔ او نداشت۔

(۶) پیش من نبود۔ پشیت نبود۔ پیشش نبود۔ پیش ما نبود۔ پیش شما نبود۔ پیش شان نبود۔

دیکھو ہر قسم کی چیز کے لیے اور آدمی کے لیے اور وقت کے لیے کن کن لفظون سے پوچھتے ہین

(۱) این کیست؟ کدام کس ست؟ چہ کارہ[1] است؟ بہ بغلت چیست؟ این[2] از کیست؟ بدست چہ داری؟ چہ قدر ست؟ دوا تم پیش کہ بود؟ این چہ قدر باشد؟ کہ دادہ است بشما۔؟ این چیست؟

(۲) کدام کس بشما دادہ است؟ سیب از کجا یافتی؟ بہی از کیست؟ کتابم پیش کیست؟ تصویرہا از کجا بہم رسیدند؟ شما کدامش می خواہید؟ کدام یکے بہ احمد بدہم؟ احمد چرا اینجا نمی آید؟

(۳) اکنون چہ گونہ است؟ کے می آید؟ خانۂ محمود کجاست؟ بکدام[3] محلہ می نشیند؟ ساعت چند زدہ؟ چند ساعت روز برآمدہ؟ شب چہ قدر گذشتہ؟ کتاب بچند گرفتی؟ بنظر شما مال چند ست؟ امروز چندم ماہ است؟

متفرق جملے مشق کے لیے

(۱) بیائید بشنید سخنی دارم بشما۔ در قفس چیست؟ عجب مرغ خوش الحان ست ہتینی میخواہم۔ از کجا بدست آید؟ تلاش می کنم۔ پیدا می شود۔ تمام روز گشتم و نایافتم۔ لباس شما چرک شدہ۔ امروز تبدیل می کنم۔ ہنوز گاذر نیاوردہ است

---

[1] یعنی کون ہے اور کس رنگ ڈھنگ کا آدمی ہے ۱۲

[2] یہ چیز کس کی ہے ۱۲

[3] یعنی کون سے محلہ مین بیٹھتا اُٹھتا ہے ۱۲

پیراہن شما نجس شدہ ۔ حالا بہ آب[۱] می کشم ۔

(۲) ہر صبح بہ ارک طنبور می زنند ۔ گاؤ را دیدید ؟ شاخ ندارد ۔ این سنگ چہ قدر سنگین باشد ؟ زنجیر ساعتت بہ بینم ؟ چند حلقہ دارد ؟ قیمت این فیروزہ چہ باشد ؟ فقیرے بر در استادہ است ۔ بگو ما ہم مہمان ہستیم ۔ خانہ خانۂ ما نیست ۔ بگو بدروازہ بنشینند ۔

(۳) کار خود را بانجام رسانیدی ۔ زود بیار ۔ زود بیار ۔ چابک بیا ۔ اگر دیر میکنی کار از دست می رود ۔ اگر زود تر نمی کنی کار از تو میگیرم ۔ آوازم کہ شنیدند ہمہ ترسیدند ۔ بارے سخنم گوش کردند ۔ ہمہ[۲] شان باہم گر آزردگی دارند ۔ خدا از دشمنم نگہ داشت ۔

(۴) چرا بگریزم ؟ باکے نیست ۔ من بلند بالا ہستم ۔ شما پست قامت ہستید ۔ او میانہ قد ست ۔ ریشش چہ قدر دراز ست ۔ عجیب ریش درازی دارد ! کفش خودم گم کردم ۔ نارنج از کجا آوردید ؟ بما بدہید ہمین یک دانہ است دیگر ندارم ۔ بخدا کہ ندارم ۔

(۵) بندہ امروز بہ لشکر رفتہ بودم ۔ راہ[۳] غلط کردم ۔ بسیار سرگردان شدم شما بخانہ رفتہ بودید ؟ این شہر از علاقۂ پنجاب ست ۔ کیست کہ بزمین افتادہ ؟ بیچارہ حمال ست ۔ بسیار[۴] خستہ شدہ ۔ بارش خیلی گران بود ۔ از پشت انداختہ بسایۂ درخت آرام می گیرد ۔

ف۱ یعنی غوطہ دونگا جسے ہندی مین کہتے ہین کھنگال ڈالونگا ۱۲

ف۲ ہمہ شان کو بے اضافت پڑھنا چاہیے یعنی وہ سب ۱۲

ف۳ محاورہ ہے یعنی مین راستہ بھول کر اور طرف چلا گیا ۱۲

ف۴ اہل زبان اپنی گفتگو مین تھکے ہوے کو خستہ بولتے ہین ۱۲



(۶) احمد روزنامچہ[۱] اش آوردہ بود ۔ حساب خود فیصل کردم ۔ دہ روپیہ بذمۂ شما ہم نوشتہ ۔ ہنوز نبست روپیہ بر و دارم ۔ بدبدہ[۲] آدم ست ۔ خیر من ہم بدگیر[۳] ہستم صبح[۴] زود می روم ۔ سر راہش می گیرم ۔ بندہ باین کارہا غرض ندارم

(۷) ملا فرقان[۵] خود را خراب کرد ۔ بعیش و عشرت افتاد ۔ تمام مالش برباد داد اکنون غیر از حسرت چارہ چیست ۔ روزے زنجیر خانہ[۶] می رود ۔ پیش خدمت شما کجاست ؟ بازار رفتہ ۔ ہمپاے آغا رفتہ ۔ پے کارے رفتہ ۔ درون خانہ است خانہ را صفا می دہد ۔ مگر این برادری دارد ۔

(۸) خود شما چنین کارہا چرا می کنید ؟ پیش خدمت ہا سلیقہ ندارد ۔ برادر شما چہ میکند ؟ غذا می خورد می آید ۔ چہ می خوانید ؟ ہمان کتاب دیروزہ است ۔ برادر شما چہ می خواند ؟ ہمین می خواند ۔ ہرچہ او می خواند من می خوانم ۔ میروید اکنون شما را کے می بینیم[۷] ؟ فردا ۔

(۹) شما چرا می روید ؟ چہ طور نروم ؟ اگر نروم او می آید ۔ اگر صورت اینست من ہم بروم ۔ اگر این کار کردی گوی از میدان ربودی ۔

ف۱ حساب کتاب کے کاغذون کو اہل ایران روزنامچہ کہتے ہین ۱۲

ف۲ جسے اردو مین نادہند یا ٹیلوٹ کہتے ہین ۱۲

ف۳ بُری طرح لینے والا جسے ہندی مین کھل اُپاڑ کہتے ہین ۱۲

ف۴ محاورہ ہے جسے ہندی مین کہتے ہین بہت سویرے ۱۲

ف۵ ملا فرقان ایک فرضی نام ہے ۱۲

ف۶ جیلخانہ ۱۲

ف۷ محاورہ ہے یعنی ہم سے تم سے کب ملاقات ہوگی ۔ ۱۲

ہر چہ او می کند می کنم۔ آب می بارد۔ بیائید درون بنشینم۔ پیش بندہ چرا نمی نشینید اینجا چرا نمی نشینید؟ پہلوئیم بنشینید۔

(۱۰) آغا ہر چہ کردید شما کردید۔ من ہم ہمین فکر ہستم۔ این بسیار خوب ست۔ اگر چنین ست شما بفرمائید۔ خیر ست؟ امروز متفکر بنظر می آئی۔ دلم ہم غمگین ست فکر چیست؟ فضل خداست۔ شما ہیچ فکر نہ کنید۔ خاطر جمع باشید۔ آرام بنشینید۔

دیکھو مختلف وقتوں کے لیے کیا کیا لفظ ہیں اور کیونکر بولے جاتے ہیں

(۱) من اول بشما گفتہ بودم۔ پیش ہم گفتہ بودم۔ او پیشتر بمن گفتہ بود۔ خیر آخر بچشم خود می بیند۔ امسال خیلی گرانی ست۔ سالگذشتہ این حال نبود۔ سال آیندہ ارزانی می شود۔ دیروز او را دیدم۔ پریروز[۱] خودش اینجا بود۔ پری[۲] پریروز خبر ندارم امروز ہلال خواہد بر آمد۔

(۲) اکنون شب ماہ است۔ فردا دعوت شماست۔ فردا کہ فرصت ندارد۔ فرصتم نیست پس فردا یا پس پس فردا۔ دی شب نیامدید۔ پری شب ہم غائب بودید امشب ہمین جا باشید۔ خیر۔ فردا شب می آئیم۔ پاسی از شب گذشتہ بود پارۂ از شب باقی بود۔ نیم شب بر آسمان روشنی چہ بود؟ بلے شہابہ باشد۔

(۳) دو روز تعطیل ست۔ بیائید سیر باغ کنیم۔ این قدر فرصتم کو؟ صباح زود بروید۔ پایان[۳] روز پس بیائید۔ شام بخانہ می رسم۔ احمد اینجا کے می آید؟

---

۱ یعنی پرسوں ۱۲

۲ یعنی اترسوں ۱۲

۳ جیسے ہم تیسرا پہر کہتے ہیں ۱۲



گاہ گاہ می آید۔ اینک اینجا بود۔ ساعتی پیش از شما رفتہ صبح و شام می آید ہنوز نیامدہ ساعتی پس بیائید۔

(۴) اکنون ما میرویم۔ کے رفتن می توانید۔ حالا کہ میگزاریم۔ بگزارید کہ بروم باز می آیم ہر گاہ شما می آئید من ہم می آیم۔ در زمستان قریب چاشت مدرسہ وا می شود۔ پایان روز رخصت می شود۔ وقت رخصت ساعت چار ست در تابستان صبح وا می شود کہ ساعت شش باشد۔ نیم روز رخصت می شود کہ ساعت دوازدہ ست۔

مدرسہ اور مکتب کی گفتگو

(۱) برادر برخیز آفتاب بر آمد۔ برخیز کہ آفتاب بلند شد۔ وقت مکتب قریب ست آب گرم موجود ست۔ آفتابہ بگیر دست و رویت بشو۔ موہاے خود را شانہ کن ناشتا ہم حاضر ست۔ ناسپاتی کہ دادہ ست بشما؟ نہار نخورید کہ رطوبت می آرید چرا گریہ می کنی۔

(۲) لباس خود بپوش۔ کاہلی مکن۔ لباس تو کثیف شدہ چرا تبدیل نمی کنی؟ بروئے منت داغ گرد ست۔ بسر انگشت پاک کن۔ کتاب تو کجاست؟ جزدان چہ کردی؟ بگیر و بمکتب برو۔ امروز بمدرسہ نمی روی۔ بلے روز آزادی ست ساعت دہ نزدہ۔ ہنوز دیر ست۔ بست لمحہ باقی ست۔

(۳) کتاب خود را خراب مکن۔ ببین دریدہ می رود۔ میان مقوی نگہدار امروز نسبت بہر روزہ دیر شدہ۔ زود بیائید کہ دیر می شود۔ خیر ہنوز وقت ست عمارتیکہ پیش روی شماست ہمین مدرسہ ہست۔ آغا حسین افتان و خیزان کجا میروی؟ باش باش کہ من ہم می آیم۔

(۴) جناب آغا! بندہ امروز بمکتب آمدم۔ کدام کتاب بخوانم۔ بجنانہ

بند نامه میخواندم - در قواعد هنوز چیزے نخوانده ام - الفاظ با ملا نوشتن می توانی خیر نو آموزم هنوز۱ یاد نگرفته ام - از شفقت جناب قریب تر می آموزم - طوریکه فرمائید بعمل آرم - این الفاظ را روان کن - همین را بمشق بنویس که املاے تو درست شود - بچشم۲ -

(۵) صبح زود برخیز - تا آفتاب بر آید از ضروریات فارغ باشی - لباس پاکیزه بپوش بروقت خود را بمدرسه برسان - چون بمکتب درآئی آداب جاے را نگهدار چون پیش استاد آئی سلام کن جاے خود به آرام به نشین - پیش و پس - راس وچپ نظر مکن - تا نشسته باشی مؤدب بنشین -

(۶) چون رخصت شوی خانه برو - در راه بازی مکن - خانه که می رسی بزرگان را سلام کن - کتاب سر طاقچه بگذار - دست و رو شسته هرچه حاضر باشد قدرے بخور ساعتی بیرون تفرج کن - با اطفال هرزه نگردی - پیش از شام خانه بیا - هرچه بروز خواندی بازش بخوان - خواندن شب بردل نقش می شود - بحرفهاے بد زبان آشنا مکن مکتب جاے خواندن ست - نه جاے بیهوده گفتن -

(۷) احمد بیا - کتاب خود بیار - بشنوم چه خواندی - اگر یاد داری چرا نمی خوانی؟ محمود تو بگو - اگر می دانی چرا نمی گوئی؟ درست بخوان - غلط مکن - آغا - در کتاب همین نوشته - خیر کاتب غلط کرده - قلم بگیر و درست کن - روے ورق بگردان - هرچه خوانی - فهمیده بخوان - بآهستگی بخوان - طوطی وار از بر کردن فائده ندارد -

۱؎ مین نے ابھی نہین سیکھا ۱۲

۲؎ یعنی بچشم - بالسر وچشم یعنی آنکھون سے اور یہ محاورہ گویا ہر بات مین اُن کا تکیہ کلام ہے کہ جب کسی کام کے لیے حکم کرو تو طرف ثانی بہت اچھا کی جگہ کہتا ہے بچشم ۱۲



بمطلب نه رسیدن و الفاظ از بر کردن حاصل چیست؟ بخوان هنوز روان نشده

(۸) چه نام داری آغازاده۱؟ نام پدر شما چه باشد؟ چه کار می کنید؟ سوداگری عمر شما چه قدر باشد؟ چارده ساله - بکدام محله می نشینید - کلاه بر سر درست بگذار - چرا کج گذاشتی؟ بنشین و درست یاد کن - پیش رویم بنشین - پشت۲ سرم چرا نشستی؟ بیا به پهلوے احمد بنشین - هاشم را آواز ده - درین ماه دو سه روز غیر حاضر بود آغا حسین هم هفت روز نبود - تا توانید شما غیر حاضر نباشید -

(۹) وقت برخاست قریب ست و ساعت چارده لمحه باقیست - اجازت هست؟ می روم آب خورده می آیم - بر و مشق خود بیار که به بینم - این۳ از کیست؟ این نسبت باو بهتر ست - این سطر بهتر نوشته - کرسی این اندک درست تر نشسته - این حرف شما بیقاعده است - سر مشق را دیده بنویس - مرکب۴ خیلی غلیظ ست -

(۱۰) کاغذ آب ندارد - مرکب۵ را می کشد - به بینید مرکب ما چه قدر روشن ست دوات شما آبکی۶ ست همین صفحه را که خوانده نقل بردار - این طفل را چرا شلاق می کنند - البته خطای سرزده باشد - درس خودش روان نکرده باشد از همین ست که زیر چوب پیش میکشند - احمد! کجا؟ بگذار که هنوز فرصت بازی ندارم -

۱؎ یعنی صاحبزادے تمہارا کیا نام ہے ۱۲

۲؎ اہل زبان اپنے محاورے مین پیش اور پس کی جگہ بولتے ہین ۱۲

۳؎ یعنی یہ کس کی مشق ہے ۱۲

۴؎ اہل زبان اپنے محاورے مین سیاہی کو کہتے ہین اور گاڑھی سیاہی کو غلیظ کہتے ہین ۱۲

۵؎ جب کاغذ مین سیاہی پھوٹتی ہے تو کہتے ہین کہ کاغذ مرکب را می کشد ۱۲

۶؎ پھیکی سیاہی یعنی جسمین پانی بہت ہو ۱۲

احمد ساعتی ہم بخانہ نمی ماند۔ کجا میرود۔ خبر ندارم۔

(۱۱) بخوان این چہ لفظ ست؟ ہجا کردہ بگو۔ این فقرہ چہ معنی دارد؟ بندہ طفل ام چگونہ توانم گفت۔ ہنوز حرف شناس ہستم۔ قدرے خواندہ ام۔ رفیقت نیم صفحہ بخواند مگر شرمی نداری؟ سر جناب سلامت باشد۔ یک ماہ پس عرض می کنم احمد! تو میتوانی کہ این را بخوانی؟ بلے چرا نمی توانم این لفظ ظلم ست۔ آفرین آفرین۔ کرسی بگیر و بنشین۔

(۱۲) احمد سعادت مند لپسر یست۔ سبق ہر روزہ اش یاد می کند۔ اکنون سوادش روشن شدہ۔ خیلی محنت کش ست۔ باندک مدت استعداد بہم رسانیدہ۔ بفارسی حرف زدن میتوانی؟ قبلہ[۱] خیر۔ چرا بفارسی حرف نمی زنی؟ ربطی بزبان فارسی ندارم زبان فارسی خیلی دشوار ست۔ لاکن عجب زبان شیرین ست! شرم مکن۔ ہر چہ بتوانی بفارسی حرف بزن ہمین طور مشق می شود۔ بیا بفارسی حرف زنیم۔ و یکدست ترک ہندی گوئیم۔

بچون کی فریادین اور شکایتون کی باتین

(۱) جناب آغا کاردم گم شد۔ کجا گذاشتہ بودی۔ در جزودانم بود۔ احمد تو دیدی؟ من چہ خبر دارم؟ دیگر کہ برداز ینجا؟ آخر دزد کہ نمی افتد اینجا۔ جناب آغا! ہاشم کتابم گرفتہ نمی دہد۔ پیش من بیار۔ ہاشم چرا بہ محمود منازعت کردی؟ چرا ہمردم جنگ میکنی؟ آخر او چہ گفتہ بود بتو؟ بسیار بیباک شدۂ۔ دیگر بار شکایتت بگوشم نرسد والا سخت گوشمالت می دہم۔

(۲) احمد! چہ می کنی؟ خاموش نمی مانی۔ مگر نمی ترسی؟ می بنیم یک ساعت آرام نمی نشینی۔ دیگر بارہ آنجا نروی۔ چرا خندہ میکنی۔

۱۔ یعنی اے قبلہ مین فارسی مین بات نہین کر سکتا ۱۲



خیلی گستاخ شدۂ۔ بسیار بے ادب ہستی۔ بیک گوشہ آرام بنشین۔ بیا کہ ترا پیش اخوندت برم۔ معاف کنید آغا۔ باز چنین حرکت نخواہم کرد۔ چہ غوغا ست؟ عجب بے تمیز بچہ ہا ہستند۔ یکی کہ سزا یافت اکنون ہمہ دم بخود نشستند۔ چہ میگوئی؟ سخنت بفہم نمی آید۔ تلفظ خودت درست کن۔ مرکب[۱] بر دامن از کجا ریختی؟ عجب پسر کثیف ہستی۔ ہوش دار۔ باز این حرکت نہ کنی۔ بچہ ہا! چرا غوغا می کنید؟ بخدا کہ مغز سرم خورد دید۔ احمد بار بار می پرسی۔ چرا یاد نمی داری؟ ہر چہ میگویم بخاطر نگہدار۔

(۳) بالاے درخت چرا رفتی؟ پائین بیا۔ زودتر فرود آئی۔ اگر پایت خطا[۲] میکند استخوانت ریز ریز می شود۔ بہاری رخصت می طلبد۔ پدر و مادرش می روند۔ او ہم می رود۔ حالا کجا بماند۔ اینجا کہ پیش پدر و مادرش بود آغازادہ! چند تا برادر داری؟ پنج برادر ہستیم و یک خواہر۔ عم زادۂ شما چند سالہ ہست؟ برادرت کدخدا شدہ؟ بلی خانہ پدر زنش[۳] می ماند۔ خالم بدہلی ڈپٹی ست۔

(۴) امروز احمد نیامدہ۔ گویند دیروز تپ کردہ گرم ست یا لرزہ نوبت ست۔ یا ہر روزہ؟ گاہے عرق ہم می کند؟ می گویند اکنون چیزے بہتر ست[۴] مگر ہنوز بالکل صحیح و سالم نشدہ۔ تیمارش کہ می کند؟ پدرش میکند۔ مگر بسیار متفکر ست ہیچ دوا نفعی نمی کند۔ علاج ڈاکٹر چرا نمی کند۔ مردم ہند از ڈاکٹر می ترسند۔

۱۔ ہندوستان مین سیاہی یا روشنائی کہتے ہین ۱۲

۲۔ پاؤن بہک جاے یا پھسل جاے ۱۲

۳۔ پدر زن۔ اسے بے اضافت پڑھنا چاہیے جسے ہندوستانی خسر کہتے ہین اہل ایران اسے پدر زن کہتے ہین ۱۲

۴۔ محاورہ مین کہتے ہین کہ اکنون بہتر ست یعنی اچھا ہے یا اسے آرام ہے ۱۲

آخر چرا؟ فقط بے عقلی۔ نفعے کہ در علاج ڈاکٹر دیدم بہیچ علاج ندیدم۔ دوا اندک و نفع بسیار۔ خیر خدا ایش شفا دہد۔

(۵) احمد بر دست و پایت چند تا انگشت ست؟ میتوانی بشماری؟ بلے می توانم تا بست بشمارم چشم۔ شصت دقیقہ یک ساعت ست۔ بست و چہار ساعت یک شبانہ روز۔ یک ہفتہ ہفت روز۔ چار ہفتہ یک ماہ۔ دوازدہ ماہ شما یک سال۔

دوست کی ملاقات

السلام علیک و علیکم السلام۔ مزاج عالی؟ الحمد للہ۔ دعای جان شما۔ خوش آمدید[1] مردم بخیر اند؟ کوچک و بزرگ بسلامت۔ بلے ہمہ دعا می کنند۔ بعد مدت تشریف آوردید؟ اینقدر بے التفاتی؟ معاف دارید چہ کنم؟ کارہای دنیا نمی گذارند۔ ہم دولت خانہ را[2] بلد نبودم۔ مزاج چہ طور ست؟ امروز درد سر دارم آغا کرم درد می کند۔ نصیب اعدا۔ از کے؟ صبح کہ از رخت خواب برخاستم دیدم سرم درد می کند۔ از تکان ست۔ ساعتی خواب کنید رفع می شود۔ امروز آغا احمد آمد۔ حیف کہ بخانہ نبودم۔ کدام خبرے تازہ دارید؟ می گویند امروز دو تا کشتی غرق شد کجا شنیدید؟ از بازار فہمیدم[3]۔ وای بر حال صاحب مال بیچارہ چہ قدر نقصان برداشتہ باشد؟ البتہ دہ دوازدہ ہزار روپیہ باشد۔ اجازت ست؟ حالا رخصت میشوم چرا چرا این قدر زودی۔

[1] جب کوئی شخص گھر مین آتا ہے تو صاحب خانہ پہلے ہی اس سے کہتا ہو کہ خوش آمدید و صفا آوردید وہ جواب مین کہتا ہے خوش یافتم ۱۲

[2] اہل زبان کا محاورہ ہے یعنی مین تمھارا گھر نہ جانتا تھا ۱۲

[3] اہل زبان کے محاورہ مین ایسے موقع پر فہمیدن بمعنی شنیدن آتا ہے ۱۲



بنشینید ساعتی حرف زنیم و دل خوش کنیم۔ خدمت شما کارے ہم دارم۔ امری صلاح طلب ست۔ خیر حالا کہ وقت مدرسہ قریب ست۔ باز کے تشریف مے آرید؟ انشاء اللہ فردا روز می رسم۔

ناواقف مسافر سے ملاقات

خوش آمدید۔ صفا آوردید بنشینید۔ مزاج مقدس؟ دعا۔ مزاج جناب؟ از کجا می رسید؟ از شیراز۔ چند روز ست از شیراز بر آمدید؟ سہ ماہ۔ بکدام راہ؟ راہ کابل۔ چرا براہ دریا نہ آمدید؟ راہ دریا خطر دارد۔ بجہاز دودی وسعت نہ داشتم آغا بملک شما راہ خشکی از دریا خطرناک تر ست۔ کسانیکہ می روند سر بکف می روند۔ کابل از اینجا یک ماہ راہ باشد۔؟ خیر کمتر ست۔ از پشاور تا لاہور دہ روزہ راہ است۔ اگر منزل بمنزل گیرید؟ و اگر بسر ڈاک روید فقط سہ روز۔ باز از پشاور تا کابل دوازدہ روز۔ اینجا کجا منزل گرفتید نزدیک بسرائے مکانی گرفتہ ام۔ تنہا ہستید؟ عیال ہمراہ دارید؟ چرا بغریب خانہ تشریف نیاوردید۔ این کیست کہ ہمراہ شماست؟ رفیق راہ ست چکارہ ہست؟ صفاہانی ست قنادی[1] میکند۔ بلی از نشست و برخاستش دریافتہ بودم کہ اصلش از خاک صفاہان ست۔ ہندوستان عجب خاک دامنگیری دارد! جائیکہ آدم بنشیند دیگر دل بر نمی خیزد۔ سبحان اللہ! ہندوستان جنت نشان اگرچہ تابستانش جہنم ست۔ مگر زمستانش بر جگر کشمیر داغ می نہد۔ امنے کہ درینجا ست بہفت کشور ندیدم۔

نوکرون سے ضروری باتین

خانۂ آغا جعفر میدانی؟ این رقعہ بدہ و صبر کن تا جوابے بدہند۔

[1] حلوائی کو کہتے ہین جو مٹھائیان بناتا ہے ۱۲

اگر در خانہ نباشند پیش خدمت را بدہ و زود تر پس بیا۔ روپیہ بگیر و پیسہ بیار۔ ہنوز صراف دکان نگشادہ۔ چند تا پیسہ آوردی؟ روپیہ قلب ست۔ صراف نمی گیرد۔ خیر دیگر ببر کتاب روزنامچہ و قلمدان زیر کرسی بگذار۔ پیش خدمت شما چہ مواجب می گیرد نان و شماہہ رخت۔ این را پنج روپیہ شہریہ[1] می دہم۔ کفش مرا پاک کن امروز صحن خانہ را کس جاروب نکردہ۔ بیائید فرش را تکانید۔ بروسقہ را ہمراہ خود بیار۔ بگو آب تنک پاشد کہ زمین شل نہ شود۔ دو پیسہ بہ حجام بدہ پیسہ ندارم سائیس را بگو کہ اسپ عربی را زین کند۔ یگی نیارد۔ امروز بر اسپ سوار می شوم بگو ساز انگریزی بہ بندد۔ اسپہاے ہندی بسیار سرکش می باشند۔ برین اسپ سمند روزے سوار شدم این قدر شوخی کرد کہ از جان تنگ آمدم۔ زین را درست کن۔ بہ بین قاش زین کج بہ نظر می آید۔ اسپ کمیت را چہ کردید۔ فروختم چالاک نبود۔ این سبزہ خیلی خوب است بسیار تیز ست۔ مہمیز را ہم تاب نمی آرد۔ بہ فہمی چہ رسد چہ سبب است فربہ نمی شود؟ آب و دانۂ ہند بہ اسپہاے ولایت موافق نمی آید۔ اسپ چالاک گاہے فربہ نمی شود۔

لباس اور کپڑون کی باتین

بقچہ بیار کہ امروز تبدیل لباس میکنم۔ کلاہ کجاست۔ قباے قلمکار[2] ہم بکش خفتان[3] بانات بیار۔ پیراہن را بہ بین تکمہ ندارد۔ گریبانش تنگ ست۔

۱ اہل زبان ماہواری تنخواہ کو شہریہ کہتے ہین مگر اس ملک مین اکثر ہندوستان کی طرح تنخواہ کی رسم نہین جو بہت دولتمند ہوتے ہین اُن کے غلام بھی ہوتے ہین اور باقی روٹی کپڑے پر خدمتگار رکھتے ہین ۱۲

۲ قلمکار یعنی چھینٹ کی قبا ۱۲

۳ خفتان ایک قسم کا لباس ہے کہ انگریزی کوٹ کی وضع کا ہوتا ہے اکثر قبا کے اوپر پہنتے ہین ۱۲



بند در زیر جامہ[1] بکش آستین این پارہ شدہ خیاط را بدہ کہ رفو کند۔ بند ہاے قبا شکستہ اند در خانہ بدہ کہ درست کنند۔ لباس در بار بدہ کہ وقت تنگ شدہ۔ آئینہ پیش بگذار کہ عمامہ بر سر بپیچم۔ بر خفتان خیلی گرد نشستہ۔ می تکانم۔ حالا پاک میشود این تکاندن پاک نمی شود۔ برش بگیر۔ دستمال[2] کرپاسی بدہ۔ ابریشمی را نگہدار۔

کھانے پینے کی باتین

بسم اللہ جناب آغا چہ بر وقت رسیدید چاشت[3] حاضر ست۔ بیائید نوش جان بفرمائید بندہ طعام خوردہ آمدہ ام اشتہا ندارم۔ خیر چیزے اینجا ہم نوش جان فرمائید آخر نان اینجا بنان آنجا جنگ نمی کند۔ بسر شما قسم ست کہ سیر ہستم۔ شام[4] دیر تر خوردہ بودم میل ندارم۔ خیر قدرے بخورید۔ یک دو لقمہ بیش نخورید۔ بیائید بیائید نان خشک می شود۔ صبح مردانست از غذا انکار خوب نیست۔ نان گرم و آب خشک نعمت الٰہی ست۔ نظر قلی برو۔ یک پیسہ را ماست بستان قیماق[5] ہم براے چاے بگیر۔ آب خوردن بدہ۔ ہشدار کہ نریزد۔ گرم ست برد آب تازہ از چاہ بیار تابستان ہند ہمین یک قباحت دارد۔ رکابی پلاؤ پیش ترک بگذار۔ نگاہ کن کاسۂ شوربا کج نشود۔ روغن بستہ[6] شدہ۔

۱ زیر جامہ اہل زبان پائجامہ کو کہتے ہین اور یہ لفظ بے اضافت بولنا چاہیے۔ اس فقرے کے معنے یہ ہین کہ پائجامہ مین ازاربند ڈال ۱۲

۲ جسے رومال کہتے ہین اہل فارس اُسے دستمال کہتے ہین ۱۲

۳ ۹ یا ۱۰ بجے کے وقت کو چاشت کہتے ہین اور اہل زبان اپنے محاورہ مین طعام چاشت کو کہتے ہین ۱۲

۴ طعام شام کو فقط شام کہتے ہین ۱۲

۵ قیماق ترکی مین ملائی کو کہتے ہین ۱۲

۶ یعنی سردی سے جم گیا ہے ۱۲

بلی برکت زمستان ست۔ دیگدان گرم ست۔ زغال روشن کن منقل[1] گذاشته بیار آتشگیر[2] بمن بده۔ بگو قدرے چا[3]ے دم کنند۔ چاے حاضر ست۔ معاف دارید آغا! نمی خورم که خشکی می آرد۔ خیر از یک فنجان[4] چه می شود۔ قدرے شیر بندازید که خشکیش را می برد۔ نبات ته نشین شده۔ چمچه بده که بجنبانم۔ بسیار گرم ست۔ چلیم پر کن میل[5] بفرمائید الطاف[6] شما کم نشود قلیان پیش جناب آغا بگذار۔ دودے[7] کرده بده۔

خرید و فروخت کی باتین

میوه فروش حاضر ست۔ بیارید کجاست؟ انار یک سیر بچند می دهی؟ سیرے ده آنه سیب روپیه را چند؟ بست و پنج۔ خدا را ببین بابا راست بگو آغا! هنوز دشت[8] هم نکرده ام۔ از شما زیاده نمی خواهم۔ انار سیرے هشت آنه و سیب روپیه را سی دانه می دهم سیب خام ست۔ خیر پخته است آغا۔ رنگش به بینید بویش کنید۔ ازین بهتر دگر چه خواهد بود؟ هر چه خام باشد مال من۔ بلی ملک هند است بابا۔ هر چه خواهی بگیر تا کابل برو۔ ببین که همچو سیب ها را آنجا بز و گوسفند هم نمی خورند۔ انارت شیرین ست یا ترش؟ در قیمتی[9] چیست۔

[1] انگیٹھی ۱۲

[2] اہل زبان آتشگیر اسے کہتے ہین جسے یہان عام لوگ دست پناہ کہتے ہین ۱۲

[3] محاورہ ہے یعنی چاے پکاؤ ۱۲

[4] ہندی مین پیالہ کو کہتے ہین ۱۲

[5] اہل زبان اپنے محاورہ مین کسی کی کھانے پینے کی تواضع کرتے ہین تو کہتے ہین کہ میل بفرمائید یعنی یہ چیز نوش کیجیے ۱۲

[6] شکریہ کے مقام پر یہ فقرہ کہتے ہین ۱۲

[7] محاورہ ہے یعنی سلگا کر دو ۱۲

[8] بہنی کو کہتے ہین یعنی دست لاف فارسی کتابی ہے ۱۲ [9] قیمتی ترکی مین صندوقچہ یا ڈبیا کو کہتے ہین ۱۲



زعفران ست یک توله بچند آنه میدهی؟ هشت آنه۔ بسیار گران! خیر۔ یک سخن دارم آغا از پنج آنه کمتر نمی دهم۔ این قدر گران جانی مکن بابا۔ که می گیرد؟ خیر مردم بآرزو می برند کهنه شدهٔ حرف مرا گوش کن۔ در گران فروشی نفع نیست۔ اگر ارزان می فروشی بسیار می فروشی و بسیار نفع می بری۔ خیر۔ گفته شما بجان منظور ست بگیرید۔ پنج توله میخواهم۔ وزن کن۔ ترازوے مثقالی[1] ندارم۔ این نافه است؟ یک نافه بچه قیمت میدهی؟ هفت روپیه۔ پناه بخدا۔ یک حرف دارم آغا۔ از پنج روپیه کم نیست۔ اکنون من هم بگویم۔ بفرمائید۔ اگر چار روپیه می گیری بگیر ورنه اختیار داری با امان خدا[2]۔ خیر بگیرید۔ هر چه پسند شما باشد بر دارید۔ خود دو دانه چیده بده۔ همه اش یکسان است۔ سر موی فرق نیست۔ فیروزه ها داری؟ بلی حالا از نیشاپور رسیده انگشترش از نقره است یا سرب؟ از نقره۔

رات کا وقت

آفتاب بمغرب رفت۔ اکنون شام شد۔ شفق هم طرف شد۔ چراغ روشن کن شمع روشن کن۔ چراغ روشنی کمتر دارد۔ روغن در چراغ بریز که خاموش نه شود۔ گل بگیر۔ سر فتیله[3] را پیش کن۔ ببین ستاره ها چه طور گرد ماه صف زده اند ماه هاله بر آورده است۔ البته دلیل باران ست۔ اکنون شب ماه است مهتاب عجب لطفے دارد! ماه چهاردهم بدر ست۔ خیر پنج روزه روشنی ست باز همان شب تار و جهان تاریک۔ اجازت ست؟ حالا رخصت می شوم۔

[1] چھوٹی ترازو یعنی کانٹا ۱۲

[2] یہ فقرہ رخصت کے وقت کہا کرتے ہین اور ایسے موقع پر اس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ جاؤ خدا حافظ ۱۲

[3] یعنی بتی اکسادو ۱۲

کجا می روید؟ وقت رفتن نیست ہمین جا خواب کنید شب بسیار گذشت برای جناب آقا فرش خواب[1] بینداز۔ توشک را بتکان[2]۔ لحاف را پائین[3] بگذار۔ شما کجا خواب می کنید؟ ہمین جا۔ از شب چہ خبرست؟ البتہ سہ پاسے از شب گذشتہ یک نیم پاس باشد۔ امروز مرا زود تر خواب گرفت۔ چراغ را کنارہ بگزار۔ شمعدان سر طاقچہ بنہ۔ کلید زیر بالینم بمان۔ دروازہ را پیش[4] کن۔ چون پارۂ از شب گذرد مرا بیدار کن کہ چیزے نوشتن دارم چشم گربہ را دیدید؟ ما این را پشک میگوئیم از قسم براق[5] ست۔ دو تا بچہ ہم دارد۔ تماشا[6] کنید۔ چہ بازیہا می کنند؟ دست بر پشتش کشید۔ خوش می شود۔ خرخر می کند۔ ہمین نشان محبتش ہست؟ بگذار کہ بدود۔ بہ دہن چہ دارد۔ موشکی باشد۔ مگزار کہ سر فرش بیاید۔ فرش خراب می شود۔ بدرش کن۔ گربہ مسکین جانور یست۔ بلی پیش شما مسکین ست از موش و گنجشک بپرسید۔

بچہ را دیدم گربہ را آزار داد۔ دمش محکم گرفت۔ گربہ پنجہ زد کہ خون از دیدہ طفل بچکید۔ ناخن گربہ قہر خداست۔ کم از خنجر خونریز نیست۔ کارے کہ از گربہ می آید از شیر نمی آید۔

سگ را نگاہ کنید چہ محبت میکند ببینید چہ طور دمش می جنباند۔ نشان محبتش ہمین ست

[1] یعنی بچھونا بچھاؤ ۱۲

[2] توشک جھاڑو ۱۲

[3] پائینتی رکھو ۱۲

[4] اہل زبان کا محاورہ ہے یعنی دروازے کو بھیڑ دے ۱۲

[5] اس قسم کی بلی کو کہتے ہین جسکی پشم بڑی بڑی ہوتی ہے ۱۲

[6] اہل زبان کا محاورہ ہے یعنی دیکھو ۱۲



خویش و بیگانہ را خوب می شناسد دوست و دشمن خوب می داند۔ یک وصفش قناعت ست کہ برابر صد وصف ست۔ یک استخوانش بس ست۔ صدایش می کنم و دیدہ می آید بشما آشنا[1] شدہ۔ دست بدہنش مکنید کہ می گزد۔ دمش مگیرید خوششش نمی آید مگزار کہ درون بیاید۔ روزے بصحرا بردم و سر گربہ گش سر دادم چہ گویم؟ ہمان نقل گربہ و موش بود۔

شادی را دیدی؟ بوزنہ فارسی کتابی ست۔ ببین سر دیوار نشستہ۔ دست پیش مکن کہ می زند۔ بد جانوریست مرا حرکاتش خیلی خوش می آید۔ چہ قدر بآدم می ماند چہ صورتہا می سازد کہ خندہ می آید۔

ابر سیاہے از جانب شمال برخاستہ۔ البتہ خواہد بارید۔ برق ہم می تابد دویدہ بیائید۔ قدم بردارید۔ پیش از باریدن بخانہ برسیم۔ اینک در رسید حالا زور آورد۔ بیائید! بدکانی پناہ گیریم تا تر نشویم۔ آب زور می بارد۔ اکنون استاد حالا کم شد۔ ہنوز ناوہ[2] جاری ہستند۔ زمین ہمہ گل شد۔ سوے مشرق نگاہ کنید۔ قوس قزح برآمدہ۔ بہ بہ[3]۔ خوش رنگہا دارد۔ این روشنی و صدائے مہیب چہ بود؟ این برق ست و رعد۔ صاعقہ است کہ سر مردم می افتد و ہلاک می کند۔ پناہ بخدا! الٰہی از آسیبش نگہدار۔ باران رحمت الٰہی ست اکنون گیاہ می روید۔ روے زمین ہمہ سبز می شود۔ گلبن گل می کند۔ درخت ثمر می بندد۔ غلہ پیدا می شود۔

[1] اہل زبان کا محاورہ ہے یعنے تم سے ہل گیا ہے۔

[2] یعنی پرنالے ۱۲

[3] محاورہ اہل زبان مین اسی طرح ہے جیسے ہم کہتے ہین واہ واہ وا کہ جس سے تعریف اور تحسین متعجبانہ پائی جاتی ہے ۱۲

# گلزار دبستان

## حصۂ دوم

### حکایت اوّل

روزی بادشاہی مع شاہزادہ بشکار رفت چون ہوا گرم شد بادشاہ و شاہزادہ لبادہ خود را بردوش مسخرۂ نہادند. پادشاہ تبسم کرد و گفت ای مسخرہ بر تو بار یک خر ست گفت بار دو خر

### حکایت دوم

شیری و مردی در یک خانہ تصویر خودہا دیدند مرد شیر را گفت می بینی شجاعت انسان کہ شیر را تابع کردہ ست شیر گفت مصور این انسان ست اگر شیر مصور بودے این چنین نبودے

### حکایت سوم

شخصے مرتبۂ بزرگ یافت. دوستے برای تہنیت نزد او رفت. آن شخص پرسید کیستی و چرا آمدۂ. دوست او شرمندہ گردید و گفت مرا نمی شناسی دوست قدیم توام برائے تعزیت نزد تو آمدہ ام. شنیدہ ام کہ کور شدۂ

### حکایت چہارم

طبیبے ہرگاہ بگورستان رفتے چادر بر سر و روی خود کشیدے مردمان پرسیدند کہ سبب این چیست گفت از مردگان این گورستان شرم میکنم زیرا کہ از دوائے من مردہ اند



### حکایت پنجم

درویشی نزد بخیلی رفت و چیزے سوال کرد بخیل گفت اگر یک سخن من قبول کنی ہر چہ بگوئی خواہم کرد. درویش پرسید آن سخن چیست. گفت گاہے چیزے از من مخواہ دیگر ہر چہ بگوئی بکنم

### حکایت ششم

شخصے از افلاطون پرسید کہ سالہای بسیار در جہاز بودی و سفر دریا کردی در دریا چہ عجائب دیدی. گفت عجب ہمین بود کہ از دریا بکنارہ سلامت رسیدم

### حکایت ہفتم

شاعرے توانگرے را مدح کرد ہیچ نیافت پس ہجو کرد توانگر او را ہیچ نگفت روز دیگر شاعر بر دروازۂ او رفت و نشست توانگر گفت ای شاعر مدح کردی ہیچ ترا ندادم مذمت کردی ہیچ نہ گفتم حالا چرا اینجا نشستۂ گفت حالا می خواہم کہ اگر بمیری مرثیۂ تو ہم بگویم

### حکایت ہشتم

شخصے دستار درویشی گرفت و گریخت درویش بگورستان رفت و نشست مردمان او را گفتند کہ آن شخص دستار ترا بطرف باغے برد بر در گورستان چرا نشستۂ و چہ میکنی گفت او نیز آخر اینجا خواہد آمد ازین سبب اینجا نشستہ ام

### حکایت نہم

شخصے در خواب با شیطان ملاقات کرد یک سیلی بر روی او زد و ریش او را گرفت و گفت اے ملعون دشمن ما ہستی و برائے فریب دادن ما مردمان ریش دراز میداری چون سیلی دیگر بر روی او زد بیدار شد و ریش خود را در دست خود دیدہ شرمندہ گردید و بر خود خندید

### حکایت دہم

شخصے با بخیلے دوستی داشت روزی بخیل را گفت کہ حالا بسفر می روم انگشتری خود مرا بدہ آنرا

نزد خود خواهم داشت هرگاه او را خواهم دید ترا یاد خواهم کرد جواب داد که اگر مرا یاد داشتن میخواهی هرگاه انگشت خود خالی بینی مرا یاد کن که انگشتری از فلان خواسته بودم نداد۔

## حکایت یازدهم

روزی شاعرے تقصیرے کرد بادشاه جلاد را فرمود که روبروی من او را بکش لرزه براندام شاعر افتاد ندیمے او را گفت این چه نامردی و بیجگریست مردان گاهی اینچنین نمی ترسند شاعر گفت ای ندیم اگر مردی بیا بجاے من بنشین تا من برخیزم بادشاه این لطیفه پسندید و خندید و تقصیر او معاف فرمود

## حکایت دوازدهم

بادشاهی در خواب دید که تمام دندانهاے او افتاده اند از منجمے تعبیر آن پرسید گفت که همه اولاد و اقارب بادشاه روبروی بادشاه خواهند مرد بادشاه در خشم شد و منجم را قید کرد و منجم دیگری را طلبید و تعبیر آن خواب پرسید عرض کرد که از همه اولاد و اقارب بادشاه زیاده تر خواهد زیست بادشاه این لطیفه پسندید و انعام داد

## حکایت سیزدهم

شخصے پیش یکی نویسنده رفت و گفت خطے بنویس گفت پای من درد می کند آن شخص گفت ترا جاے فرستادن نمیخواهم که چنین عذر میکنی جواب داد که این سخن تو راست ست لیکن هرگاه که براے کسی خط می نویسم طلبیده می شوم براے خواندن آن زیرا که دیگر شخص خط من خواندن نمیتواند

## حکایت چهاردهم

درویشے تقصیر بزرگ کرد پیش حبشی کوتوال بردند کوتوال حکم کرد که تمام روی درویش سیاه کنید و در تمام شهر بگردانید درویش گفت ای کوتوال نصف روی من سیاه کن ورنه همه مردمان شهر خواهند دانست که حبشی کوتوال هستم۔ کوتوال ازین سخن خندید و تقصیر درویش معاف کرد



## حکایت پانزدهم

شاعرے مسکین پیش توانگرے رفت و چنان نزدیک او نشست که میان شاعر و توانگر از یک وجب زیاده تفاوت نبود توانگر ازین سبب برهم شد و روی ترش کرد و پرسید که در میان تو و خر چه تفاوت ست گفت بقدر یک وجب توانگر ازین جواب بسیار خجل شد و عذر نمود

## حکایت شانزدهم

آورده اند که حضرت آدم علیه السلام چون در بهشت گندم تناول نمود و لباسهاے که پوشیده بود از تن او فرو ریخت و بجیب و در بهشت می گریخت و در پس هر درخت پنهان میشد خطاب رسید که اے آدم از ما می گریزی گفت نے خداوندا از تو چگونه گریزم و کجا توان گریخت اما از خطاے خود شرم میدارم

## حکایت هفدهم

اعرابی شتری گم کرده بود سوگند خورد که چون بیابم بیک درم بفروشم۔ چون شتر یافت از سوگند خود پشیمان شد۔ گربهٔ در گردن شتر آویخت و بانگ زد که شتر را بیک درم می فروشم و گربه را بصد درم اما از یکدیگر جدا نمی فروشم شخصے در آنجا وارد شد و گفت چه ارزان بودے اگر این شتر را این قلاده در گردن نبودے

## حکایت هیجدهم

نابینائی در شب تار چراغ در دست و سبوے بر دوش گرفته در بازار می رفت شخصی از وے پرسید که ای احمق روز و شب در چشم تو یکسان است از چراغ ترا فائده چیست نابینا خندید و گفت این چراغ براے من نیست بلکه براے تست تا در شب تار سبوی مرا نشکنی

## حکایت نوزدهم

بادشاهی از منجمے پرسید که چند سال از عمر من باقیست۔ گفت ده سال بادشاه بسیار متفکر گردید و همچو بیمار بر بستر افتاد وزیر عاقل بود منجم را روبروی بادشاه طلبید و پرسید

که چند سال از عمر تو باقیست گفت بیست سال وزیر همان وقت از شمشیر منجم را دو بر وی پادشاه بقتل رسانید پادشاه خوشنود گردید و حکمت وزیر را پسندید و باز هیچ سخن منجم نشنید

## حکایت بیستم

نقاشی در شهری رفت و آنجا پیشهٔ طبابت آغاز کرد بعد چند روز شخصی از وطن او در ان شهر رسید و او را دید و پرسید که حالا چه پیشه میکنی گفت طبابت پرسید چرا گفت از برای آنکه اگر درین پیشه تقصیرے میکنم خاک آنرا می پوشد

## حکایت بیست و یکم

روزی شخصے با خود میگفت که هر چه در زمین و آسمان است همه برای من است خدا مرا بسیار بزرگ آفریده دران اثنا پشهٔ بر بینی او نشست و گفت ترا چنین غرور نشاید زیرا که هر چه در زمین و آسمان است خدا برای تو آفریدا ما ترا برای من ندانی که من از تو بزرگ ترام

## حکایت بیست و دوم

پادشاهی دانشمندی را طلبید و گفت میخواهم که ترا قاضی این شهر کنم دانشمند گفت لائق این کار نیستم پادشاه پرسید چرا جواب داد که انچه گفتم اگر راست گفتم مرا معذور دارید و اگر دروغ گفتم پس دروغگو را قاضی کردن مصلحت نیست پادشاه عذر دانشمند پسندید و او را معذور داشت

## حکایت بیست و سوم

کوزے را گفتند میخواهی که پشت تو راست شود یا پشت دیگر مردمان همچو پشت تو کوز گردد گفت میخواهم که پشت دیگر مردمان کوز گردد تا از ان چشم که دیگران مرا می بینند من آنها را هم به بینم

## حکایت بیست و چهارم

دانشمندے مصاحب پادشاه بود و موی ریش خود می کند روزی پادشاه او را گفت که اگر



بار دیگر موی ریش خواهی بر کند بر تو سیاست خواهم نمود بعد چند روز دانشمند کارے کرد که پادشاه بسیار برو مهربان گردید او را گفت هر چه بخواهی ترا بخشم دانشمند گفت ریش من مرا بخش دیگر هیچ نمی خواهم پادشاه تبسم کرد و گفت اگر خوشی تو در همین است بخشیدم

## حکایت بیست و پنجم

دزدے در مقام شخصے برای دزدیدن اسپ رفت اتفاقاً گرفتار شد صاحب اسپ دزد را گفت اگر حکمت دزدی اسپ مرا بنمائی ترا آزاد بکنم دزد قبول کرد و نزد اسپ رفت و رسن پای او کشاد و بعد از ان لگام داد پس بر اسپ سوار شد و تیز راند و گفت "ببین این طور دزدی میکنند" مردمان هر چند تعاقب او کردند نیافتند

## حکایت بیست و ششم

شخصے بسیار مفلس بود و اسپی داشت آنرا در اصطبل بست لیکن طرفے که سر اسپان می شود او دم او کرد و ندا در داد که ای مردمان تماشائے عجیب ببینید که سر اسپ بجای دم است همه مردمان شهر جمع شدند هر شخصے که درون اصطبل برای تماشا رفتن میخواست از و اندکے نقد می گرفت و او را راه می داد هر که دران اصطبل میرفت شرمنده از انجا باز می آمد و هیچ نمی گفت

## حکایت بیست و هفتم

امیر تیمور لنگ چون بهندوستان رسید مطربان را طلبید و گفت از بزرگان شنیده ام که درین شهر مطربان کامل اند مطربے نابینا پیش پادشاه حاضر شد و سرودے آغاز کرد. پادشاه بسیار خوش گردید و نام او پرسید گفت نام من دولت است گفت دولت هم کور میشود. جواب داد که اگر دولت کور نبودے بخانهٔ لنگ نیامدے پادشاه این جواب به پسندید و انعام بسیار داد

## حکایت بیست و هشتم

شخصے نزد طبیب رفت گفت شکم من درد میکند دوا کن طبیب پرسید امروز چه خوردهٔ گفت نان سوخته طبیب دوا در چشم او کردن خواست آن شخص گفت ای طبیب درد شکم را با چشم چه نسبت

حکیم گفت اول ترا دواے چشم میباید کرد زیراکه اگر چشمت درست بودے نان سوخته نمیخوردی۔

## حکایت بست و نهم

شخصے را یک کیسهٔ دینار در خانه گم شد او بقاضی خبر کرد قاضی همه مردمان خانه را طلبید و بهر کس یک یک چوب داد که همه آن در طول برابر بود و گفت هر که دزد است چوب او بقدر یک انگشت دراز خواهد شد چون همه را رخصت کرد شخصی که دزدیده بود ترسید و چوب را بقدر یک انگشت تراشید روز دیگر چون قاضی همه را طلبید و چوبها دید معلوم کرد که دزد است کیسهٔ دینار ازو گرفت و سیاست نمود

## حکایت سی ام

شخصے با شخصے شرط کرد که اگر بازی نبازم یک آثار گوشت از اندام من بتراش چون بازی نباخت مدعی ایفای شرط خواست او قبول نکرد هر دو پیش قاضی رفتند قاضی مدعی را گفت معاف کن قبول نکرد قاضی برهم شد فرمود که بتراش لیکن اگر اندک یا زیاده از آثار خواهی تراشید ترا سیاست خواهم نمود مدعی نتوانست ناچار شده معاف کرد

## حکایت سی و یکم

شخصے طوطی پرورد و او را زبان فارسی آموخت۔ طوطی در جواب هر سخن میگفت درین چه شک روزے آن شخص طوطی را در بازار براے فروختن برد و صد روپیه قیمت آن ظاهر کرد مغلے از طوطی پرسید که لائق صد روپیه هستی گفت درین چه شک مغل خوشنود شد و طوطی را خرید و بخانه خود برد هر سخن که با طوطی میگفت جواب آن درین چه شک می یافت۔ در دل خود شرمنده و پشیمان گردید و گفت حماقت کردم که چنین طوطی خریدم گفت درین چه شک مغل را تبسم آمد و طوطی را آزاد کرد

## حکایت سی و دوم

دانشمندے در مسجدے نشست۔ و با مردمان وعظ میگفت شخصے دران مجلس می گریست



روزی دانشمند گفت سخن من در دل این شخص بسیار اثر می کند ازین سبب می گرید۔ دیگران آن شخص را گفتند که در دل ما سخن دانشمند هیچ اثر نمی کند چگونه دل داری که میگریی گفت بر سخن دانشمند نمی گریم بلکه یک خصی پرورده بودم و او را بسیار دوست می داشتم چون خصی پیر شد مرد هر گاه دانشمند سخن میگوید و ریش او می جنبد خصی مرا یاد می آید زیراکه او هم این چنین ریش دراز میداشت

## حکایت سی و سوم

روزی سکندر با حاضرین مجلس گفت که گاهی کسی را محروم نکردم هر کس هر چه از من خواست بخشیدم شخصے آن وقت عرض کرد که خداوندا مرا یک درم درکار است به بخش۔ سکندر فرمود که از بادشاهان چیزے محقر خواستن بی ادبیست آن شخص گفت که اگر بادشاه را از یک درم دادن شرم می آید ملکی مرا به بخشد۔ سکندر گفت اول سوال کردی کم از مرتبهٔ من و دیگر سوال کردی زیاده از مرتبهٔ خود هر دو سوال بیجا کردی آن شخص لاجواب و شرمنده گردید

## حکایت سی و چهارم

شخصے نوکر خود را گفت که اگر علی الصباح دو زاغ در یکجا نشسته بینی مرا خبر کن که آنها را خواهم دید شگون نیک خواهم یافت تمام روز مرا خوشی خواهد گذشت القصه نوکر او دو زاغ را یکجا دید صاحب خود را خبر کرد صاحب او چون بیرون آمد یک زاغ را دید و زاغ دیگر پریده بود بسیار بر نوکر غصه شد و تازیانه زدن گرفت هما نوقت دوستے براے او طعام فرستاد نوکر عرض کرد که ای خداوند یک زاغ را دیدی طعام یافتی اگر دو زاغ را میدیدی می یافتی آنچه من یافتم

## حکایت سی و پنجم

شاعرے پیش توانگرے رفت و بسیار او را ستود توانگر خوشنود شد و گفت نزد من

نقد نیست لیکن غله بسیار است اگر فردا بیائی بدهم شاعر بخانهٔ خود رفت و وقت سحر نزد توانگر باز آمد توانگر پرسید چرا آمدی گفت دیروز وعدهٔ دادن غله کردی ازین سبب باز آمده ام توانگر گفت عجب احمق هستی تو از سخن مرا خوش کردی من نیز ترا خوش نمودم حالا چرا غله دهم شاعر شرمنده شده باز رفت

## حکایت سی و ششم

شبی قاضی در کتابی دید که هر که سر خرد می دارد و ریش دراز احمق میشود قاضی سر خرد داشت و ریش بسیار دراز با خود گفت که سر را بزرگ کردن نمیتوانم لیکن ریش را کوتاه خواهم ساخت مقراض تلاش کرد نیافت ناچار نیم ریش را در دست گرفت و نیم نزد چراغ برد چون موی را آتش گرفت شعله بر دست او رسید ریش را گذاشت همه ریش او سوخته شد قاضی بسیار شرمنده گردید بسبب اینکه هرچه در کتاب بود ما اثبات رسید

## حکایت سی و هفتم

دو مصور باهم گفتند که ما هر دو کسان تصویر بکشیم و بینیم کدام خوب می کشد یک مصور خوشهٔ انگور نقش نمود و آنرا بر دروازه آویخت مرغان آمدند و بران منقار زدند مردمان آن تصویر را بسیار پسندیدند و در خانهٔ مصور دیگر رفتند و پرسیدند که کجا تصویر کشیده گفت در پس این پرده مصور اول خواست که پرده بردارد چون دست بر پرده نهاد معلوم کرد که پرده نیست بلکه دیوار است که بران تصویر کشیده است مصور دیگر گفت که تو چنان تصویر کشیدی که مرغان فریب خوردند و من چنان تصویر کشیدم که مصور فریفت

## حکایت سی و هشتم

روزی بادشاهے ظالم تنها از شهر بیرون رفت شخصے را زیر درخت نشسته دید پرسید که بادشاه این ملک چگونه است ظالم یا عادل گفت بسیار ظالم ست. بادشاه گفت مرا می شناسی گفت نه بادشاه گفت منم سلطان این مملکت آن مرد ترسید و پرسید



مرا میدانی بادشاه گفت نه گفت پسر صالح سوداگرم هر ماه سه روز دیوانه می شوم امروز یکی ازان سه روز ست. بادشاه بخندید و او را هیچ نه گفت

## حکایت سی و نهم

حضرت موسیٰ علیه السلام مناجات کرد که الٰهی چه خوش بودی اگر چهار چیز بودی و چهار چیز نبودی. زندگانی بودی و مرگ نبودی بهشت بودی و دوزخ نبودی توانگری بودی و درویشی نبودی تندرستی بودی و بیماری نبودی. ندا آمد که ای موسیٰ اگر زندگی بودی و مرگ نبودی بلقاے ما که مشرف شدی اگر بهشت بودی و دوزخ نبودی از عذاب ما که ترسیدی اگر توانگری بودی و درویشی نبودی شکر نعمت ما که گفتی و اگر تندرستی بودے و بیماری نبودی ما را که یاد کردی

## حکایت چهلم

دهقانی خرے داشت از سبب بی خرچی خر را برای چریدن بباغی سر میداد مردمان باغ خر را می زدند و از زراعت بدر می کردند روزی دهقان پوست شیری را بر خر بست وقت شب برای چریدن فرستاد پس آن خر هر شب با پوست شیر بباغ میرفت هر که بشب می دید یقین میدانست که این شیر ست شبی باغبان ورا دید و از هیبت آن بر بالای درختی رفت در اثناء آن خر دیگر که دران نزدیکی بود آواز کرد و خر دهقان نیز بآواز در آمد و بانگ زدن همچو خران گرفت باغبان او را بشناخت و دانست که این کیست از درخت فرود آمد و آن خر را بسیار لت زده براند

## حکایت چهل و یکم

آورده اند که حضرت یوسف علیه السلام در سالهاے قحط بوقت آنکه در مصر بادشاه بود هر روز ضعیف و نزار تر شدی سبب این حال از وی پرسیدند جواب نداد بعد ازان که بسیار الحاح کردند گفت مرضی دارم نهانی حکما گفتند شما مرض را تقریر فرمائید تا بمعالجه مشغول شویم

گفت هفت سال است که بر مسند بادشاهی متمکن شده ام و زمام اختیار رعایای مصر بدست تصرف من باز داده اند و درین مدت نفس من و را آرزوی آنست که او را از نان جو سیر گردانم و نکرده ام گفتند این همه مشقت چرا میکشی گفت موافقت محتاجان و گرسنگان میکنیم و می ترسم که یک کس شبی در ولایت مصر گرسنه باشد و من آن شب سیر باشم در القیامت گرفتاری بود

## حکایت چهل و دوم

آورده اند که خواجهٔ غلامی پارسا خدا ترس داشت ناگاه خواجه بیمار شد عهد کرد با خدا اگر ازین بیماری شفا یابم این غلام را آزاد کنم حق سبحانه او را شفا داد خواجه دل در غلام بسته بود او را آزاد نه کرد و دیگر باره بیمار شد غلام را گفت برو و طبیب را بیار تا مرا علاج کند غلام بیرون رفت و در آمد خواجه گفت طبیب کو گفت طبیب می گوید که او مخالفت من می کند و بدانچه می گوید وفا نمی کند او را علاج نمی کنم خواجه متنبه شد و گفت ای غلام طبیب را بگوی که از مخالفت باز گشتم و از نقض عهد توبه کردم باز غلام گفت ای خواجه طبیب میگوید که اگر تو این صفت پیش آری ما نیز شربت شفا ارزانی داریم. خواجه غلام را آزاد کرد و فی الحال شفا یافت

## حکایت چهل و سوم

سپاهی پیش دیوان بطلب وظیفهٔ خود رفت و دستاویزی که با خود داشت دیوان را نمود از بسکه خزانه تهی بود وزیر فکری اندیشید و گفت سر خط تو مانند سرود کهنه می نماید اعتماد را نشاید لشکری آشفته برخاست و بحضور بادشاه رفت و بکمال تهور و شجاعت فرمانی که از مهر بادشاهی رونق گرفته بود پیش نظر بگماشت و مانند زمزمه سرایان بآواز نرم سرائیدن گرفت و سر را خود بخود جنبانیدن چون چشم شاه بران لشکری افتاد پرسید که چه میکنی و چه میخواهی. سپاهی گفت که بنده بطلب علوفه رفته بود و فرمان را بنمود وزیر گفت که



تمسک تو مثل سرود کهنه معلوم میشود حالا امتحان میکنیم که بکدام ترانه موافق میشود شاه لطیفه اش به پسندید و نعمت بیقیاس بخشید

## حکایت چهل و چهارم

دو کس مال خود را به پیر زنی بسپردند و گفتند که هرگاه ما هر دو خواهیم آمد خواهیم گرفت بعد چند روز شخصے از آنها نزد پیر زن آمد و گفت که شریک من مرد حالا آن مال مرا بده پیر زن ناچار شد و داد بعد ساعتی چند شخص دیگر آمد و مال خواست پیر زن گفت که شریک تو آمده بود و ترا مرده ظاهر ساخت هر چند مبالغه کردم لیکن سخن من نشنید و همه مال را برد آن شخص زن را پیش قاضی برد و انصاف خواست قاضی بعد از تامل دریافت که زن بے تقصیر ست فرمود که اول شرط کرده بودی که هرگاه ما هر دو شریک خواهیم آمد مال خواهیم گرفت تو شریک خود را بیار و مال بگیر تنها چگونه یابی مرد لاجواب شده راه خود پیش گرفت

## حکایت چهل و پنجم

درویشی بر دکان بقالی رفت و در خریدن شتابی کرد. بقال درویش را دشنام داد درویش در خشم شد و پاپوشی بر سر بقال زد بقال پیش کوتوال رفت و نالش نمود. کوتوال درویش را طلبیده پرسید که چرا بقال را زدی درویش گفت که بقال مرا دشنام داد کوتوال گفت ای درویش تقصیر بزرگ کردی لیکن فقیر هستی ازین سبب ترا سیاست نمی کنم برو هشت آنه بقال بده که سزای تقصیر تو همین ست درویش یک روپیه از جیب خود بر آورده در دست کوتوال داد و یک پاپوش بر سر کوتوال زد و گفت اگر چنین انصاف ست هشت آنه تو بگیر و هشت آنه او را بده

## حکایت چهل و ششم

بادشاهی بر دشمنی فوج فرستاد آن فوج شکست یافت شخصی جلد نزد بادشاه آمده خبر رسانید

که فوج شما فتح یافت بادشاه بسیار خوشنود گردید و بعد از دو روز خبر هزیمت یافت بادشاه بر آن شخص سیاست کردن خواست عرض کرد که ای خداوند لائق سیاست نیستم زیرا که دو روز شما را خوشنود کردم تو چرا ما را ناخوش می کنی۔ بادشاه این لطیفه را پسندید و او را انعام فرمود

## حکایت چهل و هفتم

بخیلی دوستی را گفت یکهزار روپیه نزد من ست میخواهم که این روپیه ها را بیرون از شهر مدفون کنم و سوای تو با کسی این راز نگویم القصه هر دو کسان بیرون شهر رفته زیر درختی نقد مذکور را دفن کردند بعد چند روز بخیل تنها زیر آن درخت رفت و از نقد هیچ نشان نیافته با خود گفت که سوای آن دوست کسی نبرده است لیکن اگر از وی پرسم هرگز اقرار نخواهد کرد پس بخانهٔ او رفت و گفت بسیار نقد بدست من آمده است میخواهم که همانجا نهم پس اگر فردا بیائی با هم بریم دوست مذکور بطمع نقد بسیار آن نقد را آنجا باز نهاد و بخیل روز دیگر آنجا تنها برفت نقد خود یافت حکمت خود را پسندید و باز بر دوستی دوستان اعتماد نه کرد

## حکایت چهل و هشتم

شخصے گرسنه می رفت اعرابی را دید که برکنار دریا طعام می خورد نزد او رفت و گفت از طرف خانهٔ تو می آئیم اعرابی پرسید که زن و فرزند و شتر من همه بخیریت اند گفت بلی اعرابی را خاطر جمع شد و باز بر آن شخص نظر نه کرد آن شخص گفتن آغاز کرد که ای اعرابی این سگ که حالا بحضور تو نشسته است اگر سگ تو زنده می ماند چنین می شد اعرابی سر بالا کرد و گفت سگ من از چه سبب مرد گفت گوشت شتر تو بسیار خورد پرسید که شتر چگونه مرد گفت زن تو مرد از این سبب کسی او را کاه و دانه و آب نداد پرسید که زن چگونه مرد گفت در غم پسر تو بسیار گریست و سنگ را بر سر و سینه زد پرسید پسر چگونه مرد گفت خانه بر وافتاد اعرابی چون این احوال خانه خرابی شنید خاک بر سر انداخت و طعام را همانجا گذاشت و طرف خانه خود روانه شد آن شخص بدین حکمت طعام یافت



## حکایت چهل و نهم

سوداگران پیش بادشاه رفتند و اسپان را برو عرض نمودند بادشاه بسیار پسندید و خرید و لک روپیه زیاده از قیمت بسوداگران داد و فرمود که از ملک خود باز اسپان را بیارید سوداگران رخصت شدند۔ روزی بادشاه در حالت خوشی و مستی وزیر را گفت که اسامی جمیع حمقان بنویس وزیر عرض کرد که پیش ازین نوشته ام و اول نامها نام حضرت ست پرسید چرا گفت سوداگران را لک روپیه که برای آوردن اسپان بے ضمانتی و اطلاع مسکن آنها عنایت شد علامت حماقت ست بادشاه گفت اگر سوداگران اسپان را بیارند پس چه باید کرد گفت اگر بیارند نام حضرت از دفتر حمقان محو خواهم کرد و نام سوداگران آنجا خواهم نوشت

## حکایت پنجاهم

شخصے مال بسیار صرافی را سپرد و بسفر رفت چون باز آمد تقاضا نمود صراف انکار کرد و قسم خورد که مرا هیچ نه سپردهٔ آن شخص پیش قاضی رفت و احوال خود گفت قاضی تامل کرده فرمود کسی را مگو که فلان صراف مال من نمیدهد تدبیری برای مال تو خواهم کرد قاضی آن صراف را طلبید و گفت کارهای بسیار بمن پیش آمده است تنها کردن نمیتوانم ترا نائب خود کردن میخواهم زیرا که متدین هستی صراف قبول کرد و بسیار خوش گردید چون بخانه رفت قاضی آن شخص را طلبید و گفت حالا مال خود از صراف بخواه البته خواهد داد شخص مذکور پیش صراف رفت صراف چون روی او دید گفت بیا بیا خوش آمدی مال تو فراموش کرده بودم دی شب مرا یاد آمد القصه مال باو داد و از طمع نیابت پیش قاضی رفت قاضی گفت امروز پیش بادشاه رفته بودم شنیدم که کارے بزرگ ترا سپردن می خواهد خدا را شکر کن که مرتبه بزرگ خواهی یافت حالا نائب دیگر برائے خود تلاش خواهم کرد القصه قاضی او را بدین حیله رخصت کرد

## حکایت پنجاه و یکم

روزی بادشاهی با وزیر برای سیر رفت بکشت زاری رسید و درختان گندم دید از قد آدم درازتر بادشاه متعجب شد و گفت چنین دراز درختان گندم گاهی ندیده ام وزیر عرض کرد که ای خداوند در وطن من درختان گندم همچو قد فیل بلند می شوند بادشاه تبسم نمود وزیر با خود گفت که بادشاه سخن من دروغ پنداشت ازین سبب تبسم کرد چون از سیر باز آمد خط بمردمان وطن خود برای چند درختان گندم فرستاد تا که خط آنجا رسید فصل گندم گذشته بود القصه بعد یکسال درختان گندم از انجا رسیدند وزیر پیش بادشاه برد بادشاه پرسید چرا آوردی عرض کرد که در سال گذشته روزی عرض کرده بودم که درختان گندم همچو قد فیل بلند می شوند حضور تبسم کردند با خود گفتم که سخن مرا دروغ پنداشتند برای تصدیق سخن خود آوردم بادشاه گفت حالا باور کردم لیکن زنهار پیش کسی چنین سخن مگو که بعد سالی باور کنند

## حکایت پنجاه و دوم

سواری در شهری رفت شنید که اینجا دزدان بسیار اند وقت شب سائیس را گفت که تو بخسپ من بیدار خواهم ماند زیرا که مرا بر تو اعتماد نیست سائیس گفت ای خداوند این چه سخن است نمی پسندم که من در خواب باشم و صاحب بیدار زنهار این چنین نخواهم کرد القصه صاحب او خفت و بعد یک پاس بیدار گردید سائیس را گفت چه میکنی گفت در فکر هستم که خدا زمین را بر آب چگونه گسترد گفت می ترسم که دزدان آیند و ترا خبر نشود گفت ای خداوند خاطر جمع دار بیدار هستم سوار باز خفت و به نصف شب بیدار شد و پرسید ای سائیس چه میکنی گفت در فکرم که خدا چگونه آسمان را بی ستون استاده کرد گفت در فکر تو می ترسم مبادا که دزدان بیایند و اسپ را ببرند اگر خفتن میخواهی بخسپ من بیدار خواهم ماند گفت مرا خواب نمی آید سوار خفت و چون ساعتی شب



باقی ماند بیدار شد سائیس را پرسید چه میکنی گفت در فکر هستم که اسپ را دزد برده است فردا زین را من بر سر خواهم داشت یا صاحب

## حکایت پنجاه و سوم

دانشمندی هزار روپیه عطاری را سپرد و بسفر رفت بعد مدت از سفر باز آمد و روپیه خود از عطار خواست عطار گفت دروغ میگوئی مرا نه سپرده دانشمند با وی در آویخت مردمان جمع شدند و دانشمند را تکذیب کردند و گفتند این عطار بسیار دیانتدار است گاهی خیانت نکرده اگر با این مناقشه خواهی کرد سزا خواهی یافت دانشمند ناچار شد و احوال بر کاغذی نوشت و بادشاه را نمود بادشاه فرمود برو نزد دوکان عطار سه روز بنشین و او را هیچ مگو چهارم روز آنطرف خواهم رفت ترا سلام خواهم کرد سوای جواب سلام هیچ با من مگو چون از انجا بروم نقد خود از عطار بخواه انچه او گوید مرا خبر کن دانشمند موافق حکم بادشاه بر دوکان عطار نشست روز چهارم بادشاه با حشمت بسیار آنطرف رفت چون دانشمند را دید اسپ را استاده کرد و بر دانشمند سلام خواند دانشمند جواب سلام گفت بادشاه فرمود ای برادر گاهی نزد من نمی آئی و هیچ احوال خود با من نمیگوئی دانشمند اندک سر جنبانید و دیگر هیچ نه گفت عطار اینهمه دید و می ترسید چون بادشاه رفت عطار دانشمند را گفت که هر گاه نقد مرا سپردی کجا بودم و کدام شخص نزد من حاضر بود باز بگو شاید فراموش کرده باشم دانشمند همه احوال باز گفت عطار گفت راست میگوئی حالا مرا یاد آمد القصه هزار روپیه دانشمند را داد و عذر بسیار نمود

## حکایت پنجاه و چهارم

طبیبی نادان خود را از همه افضل می پنداشت باری در محفلی زبان بکشود و خود را می ستود و گفت هر چیز تلخ است گرم است حکیمی حاذق در مجمع حاضر بود گفت هر که بی تجربه بر زبان بر آورد خود را در محل زیان در آورد که خاصیت مرد در ایام سرما خلاف پندار تست

## حکایت پنجاه و پنجم

آورده اند که هرگاه شاه محمد هند و پارس را فتح کرد و در تصرف خود در آورد و اداره ملک مغرب که از مدت تقسیم کرده بود فاسد نمود زنی پیش او حاضر شد و گفت در ضلع عراق پاس رهزنان پسرم را کشتند و متاعش بغارت بردند ملک گفت از ملک دور دست چگونه داد گرفته شود زن گفت شاه والی این ملک دور رو در از چگونه شدند ملک بخندید و بداد مظلومه رسید۔

## حکایت پنجاه و ششم

آورده اند که در شهر فلان در سن معماری از بالای دیواری بر سر مردی برافتاد بیچاره همان دم جان بداد و معمار بسلامت ماند وارثانش جنگ در دامنش زدند و دعوی خون پیش حاکم بردند فرمود که خون بها بگیرند که پیش اجل نیز بدرضی نشدند و سعی بفائده کردند حاکم دانست که جهل را بجز جهل نتوان شکست و آهن را بغیر آهن نرم نتوان کرد گفت که یکی از وارثان بربام برآید و بر سر این مرد در آید تا بمیرد و فتنه قرار گیرد مدعیان عاجز گشتند و لب از دعوے فرو بستند و از سر خون او در گذشتند

## حکایت پنجاه و هفتم

شاه حلب را ضرورتی پیش آمد که رفتن خودش ناگزیر افتاد همین که از شهر خود بیرون میرفت پیرزنی سد راهش گشت و گفت خدارا ساعتی توقف کن مارا و این غریق ظلم و ستم را از گرداب جور و بیداد بساحل نجات برآر ملک گفت چندے صبر کن که کم فرصتی مانع اشتغال ست زال گفت اگر طاقت اهمال ضعیفان نداری خود را پادشاه چرا میشماری ملک را لطیفه اش خوش آمد بغورش در رسید و از جورش نجات بخشید بیت

| | |
|---|---|
| ملوکان که راه خدا دیده اند | خسک از سر راه برچیده اند |



## حکایت پنجاه و هشتم

ابلهی مال فراوان یافت و در خیال خام چنان تصور کرد که زیاده از شصت سال نخواهم زیست پس همان بهتر که این نقد خود صرف کنم که بعد از من رایگان خواهند برد و من در گور تاسف خواهم خورد بحاصل در چند مایه فرصت آن نقد را برباد داد و عمرش از شصت در گذشت کوچه بکوچه گدائی اختیار کرد و می گفت ای نیکمردان مال من بسبب خام خیالی از کف رفت برای خدا چیزی بمن دهید و دست من گیرید

## حکایت پنجاه و نهم

ملاحی یکے را به بندوق کشت و والیان مقتول دست در کمرش زده پیش شاه چین حاضر کردند وکیلے یکے از شاهدان را پرسید تو گواه مدعی هستی یا مدعا علیه گفت من معنی این نمیدانم لیکن کسیکه او را قتل کرد می شناسم و گواه او هستم وکیل گفت تو عجب کسی که هنوز معنی مدعی و مدعا علیه نمیدانی و گواهیش میدهی باز پرسید که جهاز تو کدام سمت است گفت در پس نیکل[1] وکیل گفت پس نیکل کدام طرف را می گویند ملاح گفت صاحب عجب کس اند که هنوز از پس نیکل واقف نیستند و سوال میکنند

## حکایت شصتم

دهقانی هر روز پنج نان میخرید روزے شخصے پرسید که هر روز پنج نان خرید میکنی آیا می خوری یا می فگنی گفت یکی می اندازم و بیکی ادای قرض میسازم و یکی می نهم و دو وام میدهم سائل ازین مسائل در عجب ماند و گفت که این معما را باری معنی چه باشد دهقان گفت آنکه می نهم خود میخورم و آنکه می اندازم بخو شدامن میدهم و آنکه ازو ادای قرض میکنم به پدرم میخورانم که در طفلی مارا هم قرض داده بود و آنکه قرض میدهم بدو پسر عطای کنم که در پیری بکار خواهد آمد

[1] بس نیکل لفظ انگریزی جائیکه در جهاز صندوق قطب نما می نهند ۱۲

## حکایت شصت و یکم

تاجرے از اسپانیا بنواحی امریکا رسید شخصے از متعلقان ملک جمیع املاکش را بغارت برد تاجر ہر چند آہ و نالہ کشید سودی نہ بخشید مرد جہانگرد ناچار شد ہمدران بیشۂ پر خار اقامت کرد تا باشد کہ کسی بفریادش رسد و داوش دہد پس از مدتی سلطان آن بیابان بر سر وقتش گذر کرد مظلوم گستاخانہ و دلیرانہ عنان اسپش بگرفت و فریاد بر آورد کہ داد این نامراد بدہ عمریست کہ در انتظار قدومت بسر می برم و خبرت می جویم شاہ بر دلیری آن حال تباہ متغیر گردید و پرسید کہ مرا چگونہ شناختی و قرعہ بنام من چسان انداختی کہ والی ملکم و سلطان اقلیم داد خواہ گفت شمع لگن انجمن را کثرت ہجوم پروانہ تیرہ نمی گرداند و چہرۂ درخشان ماہ شب افروز را از ازدحام نجوم و سیارہ خیرہ نمی ماند

## حکایت شصت و دوم

مردے را تمنائے سرور در سر افتاد بدکان میفروش رفت و قدحی بادہ خواست میفروش ترشروئے و تندخوئے بود ساغر پر از بادہ نمودہ نصفے بر خاک ریخت و مابقی بآن مرد دادہ سخنی درشت گفت آن مرد نیک نہادی و بردباری را پیش بردہ گستاخی او را تحمل کرد و خشم فرو خوردہ مشفقانہ پرسید ای عزیز چرا چنین کردی و بادہ فرو ریختی گفت نادان نمیدانی کہ این فال نیک اختریست و مایۂ نیکبختی حالا از جلوے منتفع خواہی شد و پیرایۂ مکنت خواہی یافت مرد نجیب از ین واردات عجیب خیلی متعجب گردید باز ہم حلم ورزید و رنجہ اش نرسانید و درمی بدست او داد کہ اندکی نیز بیار بادہ فروش درون حجرہ رفت جوان حلیم خم بادہ اش سرنگون ساخت و بادہ را بر زمین انداخت میفروش چون باز گردید حال برین منوال دید سخت برہم شد و دست در گریبانش کرد و تاوان نقصان خواست آن مرد گفت تو گفتہ بودی کہ ریختن مے فال نیک ست حالا چرا برہم شدی



# نصائح

## نصیحت شصت و سوم

علم از ہمہ دولت افضل ست۔ علم موجب عزت و دولت ہست۔ علم شے بہ از جہل شے حسب و نسب بے علم ناقص ست۔ عالم ہر جا کہ رود عزت و حرمتش کنند۔ سرمایۂ بزرگی عقل و ادب ست نہ اصل و نسب۔ آدمی را نسب بہ ہنر درست باید کرد نہ بہ پدر علم بے عمل چون موم بی عسل ہیچ لذتی نہ دارد۔ ہر چہ ندانی از پرسیدنش ننگ مدار

## نصیحت شصت و چہارم

بہترین سرمایۂ اولاد آدم ادب ست بہترین عطایا نصیحت ست۔ بہ نمایش عیب پند نمودن از آثار محبت ہست۔ بر دوستان نصیحت فرمودن باشد و بر نیکبختان پند شنودن ہر کہ پند بزرگان نمی شنود در ہلاک خود سعی مینماید

## نصیحت شصت و پنجم

نرمی و ملائمت موجب اتحاد و مودت ست۔ تواضع از ہمہ کس نیکنامی نماید و از اہل دولت زیباتر شکرگزاری سبب زیادتی نعمت ست ہر کہ صبر اختیار کرد زود بمقصد رسید ہر کہ کار خود بخدا سپارد حسب دلخواہ ساختہ گردد۔ مدارا با دشمن خوش ست صاحب درد بہ مداوا می رسد

## نصیحت شصت و ششم

تاثیر صحبت لازم ست مصاحبت کتاب از ہمہ بہتر ست از صحبت نادان بادیہ خوشتر در صحبت نیکان نشین از صحبت بدان پرہیز نما از صحبت جاہلان بپرہیز کہ صحبت نادان وبال جان ست صحبت نیکان را منفعت بیغایت ست صحبت بدان مضرت بے نہایت صحبت بدان زود اثر کند و ضرر آن در اندک زمان بظہور رسد ہر کہ با بدان نشیند نیکی نہ بیند

## نصیحت شصت و ہفتم

راست بازی شعار کن۔ راست باز را دوست بسیار ست ع راستی موجب رضائے خدا ست

راست بازدا گاہ حضرتی رسد ہر قصوری کہ کنی قبول نما و منکر مشو۔ مردم دیانت دار نزد ہمہ کس عزیز اند خائن بہمہ حال مردود است و خلق خدا از و ناخوشنود۔

## نصیحت شصت و ہشتم

دروغگو ہمیشہ ذلیل و خوار است ہر کہ بدروغگوئی مشہور شود اگر راست ہم گوید اعتبار نکنند۔ در خوشحالی ہر کسے دوست میشود و در افلاس امتحان دوستی است وقت چیز نیست بس عزیز الوجود چون میرود باز نمی آید در کارہا تعجیل و شتاب نباید کرد ہر کاریکہ کنی بمشورۂ عاقلان کن اگر بی تحقیق عیب کسی را اعتبار کنی حق پوشیدہ ماند بے تامل کار نباید کرد برای خوردو نوش تعین وقت ضرورست

## نصیحت شصت و نہم

درا حیان کلام سخن کردن عیب است ہر کاریکہ کنی بحضور دل باید کرد سخن بیفائدہ نمودن عیب است از سخن بیہودہ خاموشی خوشتر۔ فکر بد عقل را تباہ می سازد و سخن بد زبان را خراب می نماید سوگند خوردن معیوب ست اطاعت مادر و پدر واجب بر قول بزرگان عمل ضرور است عیب جوئی ہم از عیب است۔ منفعت خویش و مضرت دیگران خواستن حماقت است در پے ایذا و تکلیف کسی نباید شد۔ آزار رسانیدن نتیجۂ نیکو ندارد

## نصیحت ہفتادم

دل کسی را رنجہ مساز۔ گناہ خود را از مردم میتوان پوشید لیکن از خدا پنہان کردن نمیتوانی۔ آدمی گناہ خود را یاد نمی دارد و لیکن پیش خدا ہمہ موجود ست کار امروز را بر فردا نباید گذاشت مرگ را ہر دم حاضر دان مرگ با نیکنامی بہتر ست از حیات بدنامی کرم بہر حال پسندیدہ است عدل باعث ترقی دولت است ظلم بنیاد سلطنت را می کند محافظت جان از ہمہ مقدم



## نصیحت ہفتاد و یکم

ہر سری کہ داری مخفی بہتر است زیرا کہ محرم اسرار در عالم کمتر افشاے سر خود باز نان نادانی است ثمرۂ نیکی نیکی است و ثمرۂ بدی بدی ہر کہ بد کند طمع نیکی نباید داشت دشمن دانا از دوست نادان بہتر است از دشمن حذر باید نمود و دشمن را حقیر نباید شمرد

## نصیحت ہفتاد و دوم

آدمی را باید کہ ہمت بلند دارد و عزم درست علامت غلبہ و نصرت ہمت بلند است از تحمل مشقت مترس سخاوت بہ از عبادت بخشیدن گناہ بہترین خصلتہاست چون عہد کنی در وفای آن جہد نما تا دوست و دشمن بر اعتماد باشد عفو علامت علو ہمتی ہمہ را برابر دانستن نشان ریاست است و زشتی و ترش روئی سبب مخالفت است خودستائی نمودن برای افزونی عزت خود موجب ذلت می گردد

## نصیحت ہفتاد و سوم

تکبر آدمی را خوار و بیقدار میسازد ہر چہ بر خود نپسندی بر دیگری مپسند ہر کہ در اصل بد است امید نیکی از و مدار احمق را ستایش خوش آید طفلان را ستایش بیجا نمودن بد راہ کردن است نہ ہر کہ بصورت نیکو است سیرت زیبا دارد است ہر کرا خوشامد خوش آمد خود را فراموش کرد طمع بد ست و از زیادہ طلبی اصل سرمایہ ہم از دست می رود

## نصیحت ہفتاد و چہارم

ذوالنون مصری را پرسیدند کہ عبادت چیست گفت در ہمہ حال بندۂ او باشی چنانکہ او در ہمہ حال مولای تست الحق نوعے کہ در خواجگی او تقصیری نیست باید کہ در بندگی و اطاعت وے از ما مردم نیز قصورے نباشد

## نصیحت ہفتاد و پنجم

ہرگاہ دو کار کہ نقیض یکدیگر اند بناگاہ ترا رو دہند و نمیدانی کہ کدام یک ازین دو یکنی کہ حق و صواب است و کدام را ترک نمائی کہ غلط و باطل ست پس نظر کن کہ درین کدام یک ازین دو کار بخواہش و ہوای تو نزدیک ترست آنرا مخالفت بکن و بفعل میارہ زیرا کہ حق و صواب در خلاف ہوا و ہوس آدمی ست

## نصیحت ہفتاد و ششم

ہر کس تلخ گوے و ترش روے و زشت خوے بود ہمہ کس او را دشمن گیرند و ہر کہ دروغ نگوید و وعدہ خلاف نکند و مردم را نیازارد ہمہ کس او را دوست دارند

## نصیحت ہفتاد و ہفتم

چہار چیز دلیل بزرگی ست علم را عزیز داشتن و بد را بہ نکوئی دفع کردن و خشم را فرو خوردن و جواب باصواب دادن

## نصیحت ہفتاد و ہشتم

از دانا ترین مردم کسے ست کہ از ناموافقت روزگار دلتنگ نباشد و بلند ہمت کسے کہ نعمت آخرت را بر نعمت دنیا اختیار کند و بخرد کسے کہ تواضع کند آن کس را کہ تواضع او را کہ وہ دارد و بکسے نزدیکی مجو کہ از تو بیزار باشد

## نصیحت ہفتاد و نہم

یکی از بزرگان می فرمایند کہ عالم آن کس را توان گفت کہ علم او را از ناکردنیہا باز دارد

## نصیحت ہشتادم

سقراط گوید بدنی کہ از اخلاط فاسد پاک نیست ہر چہ او را غذاے دہی موجب تزاید مادۂ مرض گردد و این رمزیست ازان کہ اگر نفس ناطقہ از اخلاق ذمیمہ پاک نباشد تعلیم علوم او را موجب ازدیاد فساد میشود



## نصیحت ہشتاد و یکم

حکماے ہند گفتہ اند کہ دوستی چہار درجہ دارد۔

درجۂ اول۔ آنکہ بخانۂ دوست برود و دوست را بخانۂ خود بیارد ہرگاہ آن مرتبۂ دست دہد چہارم دوستی حاصل شود۔

درجۂ دوم آنست کہ بخانۂ دوست چیزے بخورد و دوست را بخانہ خود چیزے بخوراند چون بدین حد برسد نیم دوستی حاصل شدہ باشد۔

درجۂ سوم۔ آنست کہ دوست را چیزے بدہد و اگر دوست چیزے بدہد بگیرد چون بدین پایہ برسد سہ ربع دوستی بحصول انجامد۔

درجۂ چہارم آن ست کہ از راز دل خود دوست را آگاہ نماید و دوست را نیز باید کہ بر اسرار دلی او را مطلع گرداند و چون باین مرتبہ برسد تمام دوستی حاصل شدہ باشد و مرتبۂ دوستی ازان بالاتر نیست

## سوال و جواب

۸۲۔ سوال۔ از خداوند تعالی چہ باید خواست جواب خیریت و عافیت دارین۔

۸۳۔ سوال زندگانی چگونہ بسر باید کرد جواب بخوشنودی و کم آزاری۔

۸۴۔ سوال عمر بکدام شغل صرف باید کرد جواب در تحصیل علم۔

۸۵۔ سوال علم چہ نتیجہ دہد جواب خوانندۂ علم اگر کہ باشد مہ گردد و اگر فقیر باشد تونگر گردد

۸۶۔ سوال عزت بچہ افزون شود جواب بکم گفتن۔

۸۷۔ سوال نیک بخت بچہ دلیل شناختہ شود جواب بسہ دلیل۔ یکی طلب علم دوم سخاوت۔ سوم شگفتہ روئی۔

۸۸۔ سوال نیک ترین کارہا چیست جواب در مجلس علماء و حکما نشستن و از صحبت ایشان متمتع شدن

۸۹ سوال مرد را از جان چه عزیز ست جواب دیندار را دین و بیدین را درم۔

۹۰ سوال یار چگونه شناخته شود جواب در وقت حاجتمندی یار و اغیار را معلوم توان کرد۔

۹۱ سوال آن کدام کس است که اگر صد عیب داشته باشد بر و عیب نگیرند۔ جواب مرد سخی۔

۹۲ سوال آن چه چیزها ست که بهتر از زندگانی و بدتر از مرگ باشد جواب بهتر از زندگانی نیکنامی ست و بدتر از مرگ بدنامی۔

۹۳ سوال صحت جسم در چه چیز است جواب باشتهای صادق طعام خوردن وهنوز اندکے اشتها باقیست که دست از طعام باز کشیدن۔

۹۴ سوال انسان از کدام عمل محبوب دلها شود جواب از راست معاملگی و شگفته روئی۔

۹۵ سوال کم آزاری چگونه حاصل شود جواب خود را از جمیع ذی حیات کمتر و بدتر داند۔

۹۶ سوال این صفت چگونه حاصل آید جواب از برکت صحبت علما و حکماء

۹۷ سوال فرزند ناخلف چگونه باشد جواب چنانکه انگشت ششم اگر ببرند درد کند و اگر بگذارند عیب بود۔

۹۸ سوال صاحب دولت را کدام عمل بهتر ست جواب بمحتاجان نان دادن و بتواضع مهمانان پرداختن۔

۹۹ سوال نشان دوست صادق چیست جواب آنکه در نیکی یاری تو کند و از بدی ترا مانع آید۔ فقط۔

